شرح چندہ

سالانہ	۲۱	روپے
ششماہی	۱۱	”
سہ ماہی	۶	”
ماہوار	۲½	”
فی پرچہ	۱	۰/

جلد ۲	۲۹ اخاء ۱۳۲۷ ہش	۲۶ ذوالحجہ ۱۳۶۷ ھ	۲۹ اکتوبر ۱۹۴۸ء	نمبر ۲۴۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۸ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

حضرت امّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

پاکستان میں سائنٹیفک اور صنعتی تحقیقات کیلئے ایک خاص کمیٹی کا تقرر

کمیٹی سائنٹیفک ادارے کھولنے کے متعلق سفارشات پیش کریگی

کراچی ۲۸ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے ملک میں سائنٹیفک اور صنعتی تحقیقات کیلئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے ترقیات کے بورڈ کے سیکرٹری ڈاکٹر نذیر احمد اس کے صدر ہیں۔ یہ کمیٹی صنعتی اور سائنٹیفک تحقیقات کو ترقی دینے کے طریقوں کی چھان بین کریگی۔ نیز اس سلسلے میں مناسب ادارے کھولنے کے متعلق بھی اپنی سفارشات حکومت کے سامنے رکھیگی۔

یہودیوں کے خلاف متحدہ اقدامات کے متعلق عرب ریاستوں کے درمیان سمجھوتہ

بغداد ۲۸ اکتوبر۔ بغداد سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ یہودیوں کی طرف سے عارضی صلح اور حکم امتناع جنگ کی پے در پے خلاف ورزیوں کے پیشِ نظر عرب لیگ کے ممبر ملکوں کے درمیان متحدہ اقدامات کی تفاصیل کے متعلق پورا پورا سمجھوتہ ہو گیا ہے گذشتہ چند دنوں سے عرب ریاستدان بغداد میں حکومت عراق کے اعلیٰ افسروں اور لیڈروں سے فلسطین کی صورتِ حال کے بارے میں مشورہ کرتے رہے ہیں۔ جس کے بعد یہودیوں کے خلاف متحدہ فوجی اقدامات کے بارہ میں مذکورہ بالا سمجھوتہ عمل میں آیا ہے۔

قضیہ فلسطین کی وجہ سے جمعیت اقوام کا وقار خاک میں ملتا جا رہا ہے

سلامتی کونسل میں فلسطین کے مسئلہ پر مزید بحث

پیرس ۲۸ اکتوبر۔ آج تیسرے پہر جمعیت اقوام کی سلامتی کونسل نے فلسطین کے مسئلہ پر پھر بحث کی کونسل نے اس مسئلہ پر بحث گذشتہ منگل کو ملتوی کی تھی۔ تاکہ ممبران کونسل کو یہودیوں کے خلاف مصر کی شکایت کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کا موقع مل جائے۔ یاد رہے مصر نے سلامتی کونسل کے سامنے یہ شکایت پیش کی ہوئی ہے کہ نجف کے علاقہ میں یہودی عارضی صلح اور لڑائی بند کرنے کے متعلق قائمقام اتحادی ثالث کے احکام کی برابر خلاف ورزی کرتے رہے ہیں آج کی بحث میں کئی ممبران نے حصہ لیا اور اس بات پر زور دیا کہ فلسطین کا مسئلہ اب اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ اس سے سلامتی کونسل کا وقار سخت خطرہ میں پڑ گیا ہے نیز ممبران نے تجویز کی کہ چند ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو طرفین سے سلامتی کونسل کے احکامات منوانے کے طریقوں کے متعلق مناسب سفارشات کرے۔

خان ممدوٹ کا عزم کراچی

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ پاک پنجاب کے وزیر اعظم خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ آج تیسرے پہر ہوائی جہاز میں کراچی روانہ ہو گئے۔ آپ وہاں مغربی پنجاب کی کابینہ میں توسیع کے سلسلے میں ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل آف پاکستان سے مشورہ کریں گے۔

آزاد کشمیر میں محصول کی آمد میں نمایاں اضافہ

تراڑکھل ۲۸ اکتوبر۔ حکومت آزاد کشمیر کے محکمہ خزانہ کی طرف سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آزاد علاقے میں جوں جوں حالات اعتدال پر آتے جا رہے ہیں حکومت کے مالیہ اور محصول وغیرہ میں نمایاں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ پونچھ ڈومیل اور میرپور کے اضلاع میں ماہ ستمبر میں صرف محصول کی آمد ہی ۹۰ ہزار سے زائد ہوئی ہے۔ حکومت اب انکم ٹیکس کے قوانین کے نفاذ پر بھی غور و خوض کر رہی ہے ابھی تک ان قوانین کو کلی طور پر اس لئے نافذ نہیں کیا گیا تھا کہ تاجروں وغیرہ کو غیر معمولی حالات میں ان کی وجہ سے کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

پونچھ کے شمال میں آزاد فوجوں کی مزید کامیابی

دو اور ہندوستانی چوکیوں پر آزاد فوج کا قبضہ

تراڑکھل ۲۸ اکتوبر۔ پونچھ کے شمال میں آزاد فوجوں نے جو جوابی حملہ شروع کیا ہوا ہے۔ اسمیں انہیں کامیابی ہو رہی ہے اور وہ دشمن کو زبردست نقصان پہنچا رہی ہیں۔ انہوں نے ہندوستانی سپاہیوں کو دو اور چوکیوں سے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا ہے ہندوستانی سپاہی شہر کی طرف واپس جانیکی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔

ہندوستانی فوجوں نے راجوری کے شمال اور شمال مغرب میں تین طرف سے جو زبردست حملہ کیا تھا۔ آزاد فوجیں ان کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں انہوں نے ایک پورا ہندوستانی بریگیڈ اسمیں حصہ لے رہا ہے نیز ٹینک اور ہوائی جہاز بھی انکی امداد کر رہے ہیں لیکن آزاد فوجیں انکے مقابلے میں سخت دباؤ ڈال رہی ہیں۔ نوشہرہ کے جنوب مغرب میں آزاد فوجوں نے ہندوستانی چوکیوں پر چھوٹی توپوں سے گولے برسائے جو ٹھیک نشانہ پر بیٹھے۔

تین دن ہوئے نوشہرہ کے شمال میں ایک گاؤں کے قریب آزاد گشتی دستہ کا ہندوستانی گشتی دستہ سے مقابلہ ہوا وہ گاؤں میں لوٹ مچا رہا تھا اور لوگ سراسیمہ ہو کر بھاگ رہے تھے آزاد فوجوں نے فوراً مورچے سنبھال لئے۔ اور آدھ گھنٹے میں ہندوستانی سپاہیوں کو مار بھگایا۔ آزاد فوج کے کمانڈر انچیف نے حکم دیا ہے کہ کوئی سپاہی ہندوستانی فوج کی چھوڑی ہوئی کھانے پینے کی چیزوں اور دواؤں کو بغیر ڈاکٹر کی تصدیق کے استعمال نہ کرے۔

حکومت سرحد تہیہ کر چکی ہے کہ سرحد کو پاکستان کا نمونہ کا صوبہ بنایا جائے (عبدالقیوم)

حمید الحق چوہدری کے دورۂ سرحد کی تکمیل

پشاور ۲۸ اکتوبر۔ مشرقی بنگال کے وزیر خزانہ مغربی پاکستان کا دورہ ختم کرنے کے بعد آج تیسرے پہر ہوائی جہاز میں پشاور سے کراچی روانہ ہو گئے آج صبح آپ درہ خیبر تشریف لے گئے اور اس علاقے کا بھی دورہ کیا جہاں پاکستان اور افغانستان کی سرحدیں ملتی ہیں۔ وہاں خاصہ داروں کے ایک دستے نے آپ کو فوجی سلامی دی۔ بعد میں مسٹر حمید الحق چوہدری اسلامیہ کالج پشاور میں گئے وہاں سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خاں بھی آپ کے ساتھ آملے چوہدری صاحب موصوف نے مختلف سکولوں کے سکاؤٹوں کی ایک ریلی کا بھی معائنہ کیا۔ سکاؤٹ رائفلوں وغیرہ سے مسلح تھے انہوں نے مصنوعی جنگ۔ لڑ کر دکھائی نیز پل بنانے اور ابتدائی طبی امداد بہم پہنچانے کے نہایت دلچسپ مظاہرے کئے مسٹر حمید الحق چوہدری نے صوبہ سرحد کے وزیر تعلیم کو مبارکباد دی کہ انہوں نے صوبہ بھر کے تمام سکولوں میں فوجی تربیت لازمی قرار دیدی ہے خان عبدالقیوم خان نے سکاؤٹوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا صوبہ سرحد کی حکومت تہیہ کر چکی ہے کہ سرحد کو پاکستان بھر میں نمونے کا صوبہ بنا دیا جائے آپ لوگوں کو اتفاق اور یقین محکم اور تنظیم اپنے سامنے رکھنا چاہیئے یہی وہ زریں اصول ہیں جنہیں قائد اعظم نے ہمیشہ اپنے سامنے رکھا قائد اعظم کو آنیوالی نسل سے بڑی امیدیں تھیں آپکو اپنے اندر وہی اوصاف پیدا کرنے چاہئیں۔ جو قائد اعظم آپ میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔

پنڈت نہرو جنرل اسمبلی کو خطاب کر سکیں گے

پیرس ۲۸ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ اب اس بات کا کوئی امکان نہیں رہا ہے کہ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی کو خطاب کر سکیں۔ جنرل اسمبلی کی مختلف کمیٹیاں اس قدر مصروف کار ہیں کہ وہ پنڈت جی کی تقریر سننے کے لئے کوئی وقت نہیں نکال سکتیں۔ نیز اسمبلی کے صدر ڈاکٹر ایوٹ بھی انفلوئنزا کی وجہ سے لندن میں بیمار پڑے ہیں۔

کراچی ۲۸ اکتوبر۔ لوئر سندھ میں زراعت کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ مسٹر مغل کو رشوت ستانی اور اسی قسم کے دیگر الزامات کی بنا پر معطل کر دیا گیا ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

افریقہ میں تفسیر القرآن کے نام پر عجیب و غریب رسمیں

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ اسلام سیرالیون (افریقہ))

ہمارے مخلص احمدی بھائی مسٹر مختار نے مجھے بتلایا۔ کہ کل دس بجے ایک مسجد میں تفسیر القرآن کی پرانی رسم ادا کی جاوے گی۔ وہاں جانا ضروری ہے۔ چونکہ نیا ملک ہے ہر شے میرے لئے نرالی ہے اس لئے تفسیر القرآن کے الفاظ سنکر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ کہ بڑا مبارک موقع ہوگا۔ جب یہاں کے کوئی عالم تفسیر القرآن بیان فرما دیں گے۔ معارف سنیں گے۔ خیر دوسرے دن اتوار کو بندہ دس بجے مذکورہ مسجد میں حاضر ہو گیا۔ امام صاحب کے پاس ہی قدرتی طور پر مجھے جگہ مل گئی۔ شہر ہذا میں بہت سے قبیلے ہیں ہر قبیلہ کا جدا امام جدا چیف ہوتا ہے۔ ہر قبیلہ کے امام۔ چیف مشہور لوگ۔ اور بعض علم دوست اصحاب قرآن ہاتھوں میں لئے حاضر ہو گئے۔ مسجد کھچا کھچ لوگوں سے بھر گئی۔ بعض سے ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ کتب سلسلہ حقہ دکھلائیں ٹریکٹ دئے۔ گفتگو کی۔ لوگوں کو عربی میں گفتگو کرنے کا اور عربی علوم حاصل کرنے کا بہت شوق ہے۔ دو تین آدمیوں نے چینی کی پلیٹیں ہاتھوں میں پکڑ کر پیسے مانگنے شروع کر دئے وہ بلند آواز سے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھتے جاتے تھے۔ ومن یقرض اللّٰہ قرضاً حسناً۔ انما نطعمکم لوجہ اللّٰہ لا نرید منکم جزاءً ولا شکوراً مسجد کے سب لوگوں کے پاس گئے اور امام صاحب کے لئے کافی رقم اکٹھی کر لی۔ امام صاحب بیٹھے ہوئے اپنی زبان میں تقریر کرتے اور ایک آدمی کھڑا لوگوں تک پہنچا رہا ہے کہنے لگے۔ یہ شہر یہ ملک کتنا بڑا ہے۔ کوئی حافظ قرآن نہیں کتنے افسوس کی بات ہے خدا اس سے ناراض ہوتا ہے۔ ادھر سے دو سفید پوش بیوہ عورتیں آجاتی ہیں جن کی سب لوگوں کو انتظار لگی ہوئی ہے۔ دروازہ کی دوسری طرف ساتھ کے کمرہ میں عورتیں بیٹھ جاتی ہیں۔ امام صاحب کی تقریر کے بعد اور پہلے اور دوران میں کئی عربی کی نعتیں نظمیں خوش الحانی سے پڑھی جاتی ہیں۔ اس کے بعد امام صاحب کے حکم سے کرئی درجن بھر قرآن کھلتے ہیں۔ اور وہ صاحب اپنی زبان میں ایک عربی تفسیر آگے رکھکر ترجمہ اور تفسیر چند آیات کی کر دیتے ہیں۔ مگر بہت جلدی جلدی اذاں بعد ہر قبیلے کا نام لے لے کر انکے لئے دعا کی اور گردائی گئی۔ کبھی ٹمنی کیلئے تو کبھی مینڈے کیلئے کبھی سوسو کے لئے تو کبھی فولا قبیلہ کے لئے۔ پھر امام صاحب نے ہر دو عورتوں کے سر پر عمدہ دستار باندھی اور بہت سی عورتیں ان کے ساتھ گاتی ناچتی خوشی خوشی گھر پہنچیں گھر میں گائے ذبح کر کے ہر قبیلہ کے لئے عمدہ کھانا تیار کیا ہوا تھا۔ جو سب کو کھلایا گیا جس پر کہا جاتا ہے ۵۰ پونڈ یعنی نصف ہزار سے زیادہ روپیہ خرچ کیا گیا۔ بیوہ عورتوں کو دستار پہنا کر امام بنایا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ حافظ قرآن ہو گئی تھیں۔ اب آئندہ تعلیم قرآن میں مشغول رہیں گی۔ مرد امام اور دوسرے لوگ ان سے مصافحہ کرتا گئے عزت نیکی خیال کرتے ہیں۔ شہر کی مسلم خواتین نے سارا دن بر سر بازار اس قدر خوشی۔ گانا۔ ناچ کیا کہ بیان سے باہر ہے۔ اس قسم کی اور ہزاروں بدعات پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ سارے جہان کو صحیح مسلم بنا کر ایک ہاتھ پر جمع کرے۔ آمین

قارئین کرام ان حالات میں آپ اندازہ کریں کہ احمدی مبلغ کے لئے کس قدر مشکلات سدِ راہ ہیں۔ اس لئے سب مبلغین کرام کی غیر معمولی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔

درویش قادیان کا پیغام مکرمی ممتاز علی صاحب صدیقی درویش قادیان نے لکھا ہے کہ خاکسار ممتاز علی اور عبد اللہ رضا علی قادیان میں بخیریت ہیں۔ اور درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے اعزاز ہمیں اپنے پتوں سے مطلع کریں۔ تاکہ سلسلہ خط و کتابت جاری رہے اور بخیریت معلوم ہوتی رہے۔

درخواست دعا:۔ میرے بھائی جان مکرم محترم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد عرصہ سے گرفتار ہیں۔ اور عدالت نے ان کو عمر قید کی سزا دی ہے۔ اور اب ان کی اپیل ہائی کورٹ کراچی میں کی گئی ہے۔ جس کی سماعت کی تاریخ مورخہ ۱۴ نومبر کو مقرر ہوئی ہے تمام احباب جماعت اور اصحابہ اکرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان نبوت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درمندانہ درخواست ہے کہ وہ ان کی بریت کے لئے درد دل سے دعا فرماویں (مبارکہ بیگم بنت عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ لکھنار یا)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے

گلستان میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے "کہ

کار دنیا کسے تمام نہ کرد

گناہ اور غفلت سے پرہیز کے لئے اس قدر تدبیر کی ضرورت ہے جو حق ہے تدبیر کا۔ اور اس قدر دعا کرے جو حق ہے دعا کا۔ جب تک یہ دونوں اس درجہ پر نہ ہوں اس وقت تک انسان تقویٰ کا درجہ حاصل نہیں کرتا۔ اور پورا متقی نہیں بنتا۔ اگر صرف دعا کرتا ہے۔ اور خود کوئی تدبیر نہیں کرتا۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کا امتحان کرتا ہے۔ یہ سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کا امتحان نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک زمیندار اپنی زمین میں تردد تو نہیں کرتا اور کاشت کے لئے دعا کرتا ہے کہ اس میں غلہ پیدا ہو جائے۔ وہ حق تدبیر کی چھوڑتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا امتحان کرتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح پر جو شخص صرف تدبیر کرتا ہے۔ اسی پر بھروسہ کرتا اور خدا تعالےٰ سے دعا نہیں مانگتا وہ ملحد ہے۔ جیسے پہلا آدمی جو صرف دعا کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ خطا کار ہے۔ اسی طرح پر یہ دوسرا جو تدبیر ہی کو کافی سمجھتا ہے۔ وہ ملحد ہے مگر تدبیر اور دعا دونوں باہم ملا دینا اسلام ہے۔ اسی واسطے میں نے کہا ہے۔ کہ گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اس قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اس قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے۔ اسی واسطے قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ فاتحہ میں ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھ کر فرمایا ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ ایاک نعبد اسی اصل تدبیر کو بتاتا ہے۔ اور مقدم اسکو کیا ہے کہ پہلے انسان رعایت اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے مگر اسکے ساتھ ہی دعا کے پہلو کو چھوڑ نہ دے۔ بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اسکو مدنظر رکھے مومن جب ایاک نعبد کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو معاً اسکے دل میں گذرتا ہے۔ کہ میں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالےٰ کی عبادت کروں۔ جب تک اس کا فضل اور کرم نہ ہو۔ اسلئے معاً وہ کہتا ہے۔ ایاک نستعین مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ یہ ایک نازک مسئلہ ہے۔ جس کو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے نہیں سمجھا اسلام ہی نے اسکو سمجھا ہے"

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۴ء)

دفتر دار القضاء ربوہ میں

(۱) دفتر دار القضاء اب نئے مرکز "ربوہ" میں منتقل ہو چکا ہے۔ اس دفتر سے متعلقہ امور کے متعلق احباب جماعت مندرجہ ذیل پتے پر خط و کتابت کریں۔ کسی کا نام نہ لکھا جائے

(۲) فریق مدعا علیہ کی تعداد سے ایک کاپی عرضی دعویٰ کی زائد آنی چاہیئے۔ نیز ہر مدعا علیہ اور مدعی کا مکمل پتہ جس پر ان کو خط مل سکے خوشخط تحریر ہونا ضروری ہے اور خرچ رجسٹری کے لئے فی مدعا علیہ ساڑھے پانچ آنے یا اتنی مالیت کے پاکستانی ٹکٹ ہمراہ آنے بھی ضروری ہیں

(ناظم دار القضاء ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ)

اعلان ضروری!

جملہ خریداران ریاست حیدر آباد دکن کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنا چندہ اخبار الفضل تا اطلاع ثانی جناب سیٹھ محمد اعظم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حیدر آباد کو ادا کیا کریں۔ جن دوستوں کا پرچہ عدم ادائیگی چندہ کی وجہ سے بند ہو چکا ہے۔ وہ اس اطلاع کے خصوصاً مخاطب ہیں۔

(۲) یہ ضروری ہے کہ چندہ جمع کرا کر سیٹھ محمد اعظم صاحب کی رسید اطلاع دفتر ہذا کو دی جائے کہ .... صاحب کا چندہ زیر رسید نمبر .... مجھے (یعنی سیٹھ محمد اعظم صاحب کو) مل گیا ہے

(مینیجر)

ولادت:۔ میر محمود احمد صاحب کراچی کے ہاں ۵ اکتوبر لڑکی تولد ہوئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اسکو نیک خادم دین اور والدین کے لئے راحت کا باعث بنا دے (عبد القدیر عاصیم مغلپورہ گنج)

روزنامہ الفضل
۲۹ اکتوبر ۱۹۴۸ء

موجودہ جمہوری طریق انتخاب

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جمہوری طرز حکومت جس میں کسی ملک یا قوم کے ہر بالغ شہری کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہوتا ہے اور اس طرح حکومت کے کاروبار میں دخل دے سکتا ہے مطلق العنان بادشاہی کے مقابلہ میں انفرادی آزادی کے لحاظ سے ایک ارتقائی قدم ہے۔ لیکن موجودہ جمہوریت کے اصولوں میں ابھی اتنی ترقی کی گنجائش کہ اسے صرف پہلا قدم ہی کہا جا سکتا ہے۔

امریکہ میں آجکل مسٹر ٹرومین اور مسٹر ڈیوی کے مابین انتخابی جنگ شروع ہے۔ اس انتخابی جنگ میں دونوں طرف سے ایسی ناشائستہ حرکات سرزد ہو رہی ہیں۔ کہ جو مغربی تہذیب کے دعوےٰ فوقیت پر ایک نہائت بدنما دھبا ہیں۔ انتخاب کا یہ طریقہ اتنا ناکام ثابت ہوا ہے کہ بجائے اس کے کہ دنیا میں اس سے امن کی روح ترقی کرتی۔ یہ مطلق العنان بادشاہی کی قباحتوں کو بھی مات کر گیا ہے۔ اور اس سے خواص تو خواص عوام میں بھی جنگ وجدل اور لڑائی جھگڑوں کا ایسا باب کھل گیا ہے۔ کہ انتخاب کے اختتام کے بعد بھی مدتوں اس کی تلخیاں باقی رہتی ہیں۔

ہم اپنے ملک میں ان برائیوں کو دیکھ کر یہ خیال کرتے تھے کہ چونکہ ہمارے ملک میں یہ نیا تجربہ ہے۔ اور عوام تعلیم یافتہ نہیں ہیں اس لئے یہ برائیاں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر تسلی ہوئی ہے۔ کہ دنیا کے مہذب ترین ممالک میں بھی وہی کچھ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے جو کچھ ہمارے ملک میں ہوتا ہے۔ اس سے جس نتیجہ پر ہم پہنچے ہیں۔ وہ یہی ہے کہ دراصل انتخاب کا یہ طریقہ ہی غلط اور ناقص ہے کہ امیدوار خود دعوے کرتے ہیں۔ اور اپنی کامیابی کے لئے پروپیگنڈا کے قبیح سے قبیح طریقے بھی اختیار کرنے سے پرہیز نہیں کرتے۔ ان کا مدعا جس طرح بھی ہو سکے دشمن کو زک پہنچانا ہوتا ہے۔ اور اس طرح ہر حلقہ کے دو تر دو بالمقابل گروہوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں ہمیشہ کے لئے دشمنیوں کی بنا پڑ جاتی ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ دو شخص جو کسی انتخابی مہم سے پہلے باہم شیر وشکر ہوتے ہیں محض انتخاب میں اختلاف رائے کی وجہ سے ایک دوسرے کے جانی دشمن ہو جاتے ہیں۔ پھر جو فریق غالب آجاتا ہے۔ وہ اپنے عہدِ حکومت میں کوشش کرتا ہے۔ کہ جس جس نے انتخاب میں ان کی مخالفت کی تھی۔ اس کو حتی الوسع نقصان پہنچایا جائے۔ اس طرح ہزاروں لوگ برباد ہو جاتے ہیں۔

اس طرز انتخاب میں اور بھی بہت سی قباحتیں ہیں جن کا تجربہ ہمارے ملک میں بھی دوران انتخاب میں عوام کو ہوتا ہے۔ مثلاً ان انتخابات میں عدل وانصاف اور صداقت کا تو نام ونشان تک نہیں ہوتا۔ اور بہت سے لوگ جو اچھے خاصے نیک ہوتے ہیں رقابت کے جوش میں ایسی ایسی حرکات مذبوحی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کہ لامحالہ انتخاب کو ایک شیطانی کھیل کے سوا کچھ نہیں سمجھا جا سکتا۔

اس کے برخلاف جہاں تک انتخاب کا تعلق ہے اسلام نے ایسے اصول پیش کئے ہیں جن سے ان تمام برائیوں کا سدباب ہو جاتا ہے۔ جو ہم آجکل کی جمہوری طرز حکومت میں دیکھتے ہیں۔ اسلام کسی کو امیدواری کا حق نہیں دیتا۔ یعنی جو شخص کسی عہدے کے لئے خواہش کرتا ہے اسکو عہدے کے ناقابل سمجھا جاتا ہے۔ صرف یہ حق ووٹروں کا تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جسکو عہدے کے قابل سمجھتے ہیں اس کا نام تجویز کریں۔ ایسے شخص کے لئے امیدوار کا لفظ کبھی استعمال نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کسی کو عہدے کی امیدواری کی سرے سے اجازت ہی نہیں۔ پھر جس شخص کا نام تجویز ہوتا ہے اسکو اپنا پروپیگنڈا کرنے کا اول تو موقعہ ہی نہیں ملتا۔ اور اگر ملے بھی تو یہ اسکی نااہلیت سمجھی جاتی ہے۔ اس طرح صاف ظاہر ہے کہ اسلامی طریق انتخاب میں وہ قباحتیں پیدا ہی نہیں ہو سکتیں جو آجکل کے انتخابات کا ایک جزو لاینفک بن چکی ہیں۔ اور جس سے ان ممالک کی اخلاقی اور روحانی ترقی رک گئی ہے۔

یہودیوں کی فلسطین میں درآمد

سٹار نیوز ایجنسی کی اطلاع ہے کہ یہودیوں کی فلسطین میں ناجائز درآمد میں بلغاریہ بڑی مدد دے رہا ہے۔ بلغاریہ کے ایک یہودی محلے کے لوگوں سے پتہ چلا ہے کہ یہودیوں کا ایک گروہ ۲۰ اکتوبر کو خفیہ طور سے فلسطین روانہ ہوا تھا۔ اور اسی قسم کا ایک دوسرا گروہ بھی روانہ کیا جائے گا۔ ان گروہوں میں نوعمر یہودی شامل ہونگے۔ جو نام نہاد اسرائیلی حکومت کی بھرتی کے کام آئیں گے

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح یورپ کے ممالک یہودیوں کی بلا کو اپنے سر سے ٹال کر عرب دنیا کے سر پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ یہودیوں کی اس کثرت سے درآمد نہ صرف عرب دنیا بلکہ تمام اسلامی دنیا کے لئے ایک خطرۂ عظیم ہے۔ اور اگر اس سیلاب کو نہ روکا جا سکا تو یقیناً ممالک مشرق وسطیٰ کے حالات پہلے سے بھی زیادہ مخدوش ہو جائیں گے اور فلسطین میں عربوں کی ناکامی تمام اسلامی دنیا کی ناکامی کے مترادف ہوگی۔

ملیں اور کارخانے

ملتان کی ایک خبر ہے کہ ایک مل کا ہندو مالک ہندوستان جانے سے قبل مل کا سارا مال اور انتظام دو شخصوں کے سپرد کر گیا۔ ان میں سے ایک یورپین تھا۔ دونوں نے ملکر تمام مال جس کی مالیت دو لاکھ کے قریب ہے خورد برد کر دیا۔ اس میں گندم اور آٹے کی دو ہزار بوریاں بھی شامل تھیں۔ یورپین تو لنڈن بھاگ گیا۔ مگر دوسرا شخص گرفتار کر لیا گیا ہے۔

اس واقعہ سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ ان لوگوں کو بڑے بڑے کارخانے الاٹ کرنا جنہوں نے کبھی مالکانہ حیثیت سے کوئی کارخانہ نہ چلایا ہو۔ اور جو کارخانے محض اس لئے الاٹ کراتے ہیں۔ کہ جو مال وغیرہ ان کے ہاتھ آئے اسکو خورد برد کر کے چلتے بنیں نہائت خطرناک ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ بہت سے کارخانے اور ملیں ناتجربہ کار اور نااہل لوگوں کو الاٹ کر دیئے گئے ہیں۔ جو مندرجہ بالا قسم کا ناجائز فائدہ اٹھا کر کارخانوں کو چلانے کی بجائے تباہ کر رہے ہیں۔ جس سے پاکستان کی صنعت اور تجارت کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے۔ اس لئے یہ نہائت ضروری ہے کہ حکومت اس طرف خاص توجہ دے اور چھان بین کر کے ایسے نااہل لوگوں سے کارخانے واپس لے کر ان لوگوں کے سپرد کرے جو کارخانے چلانے کے خواہشمند ہوں اور جن کو ایسے کاروبار میں تجربہ ہو۔

کیا آپ وعدہ کرنیوالوں میں آخری آدمی بننا پسند کرینگے؟

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر قریب سے قریب تر آرہی ہے۔ کیا آپ اپنا وعدہ ادا کر کے خدا تعالےٰ کے اس قرض کو اتار چکے ہیں؟ اگر نہیں تو انتظار کس بات کا ہے۔ کیا آپ وعدہ پورا کرنے والوں میں آخری آدمی بننا پسند کریں گے؟ یاد رکھیں تحریک جدید کے بجٹ کا دارومدار آپ کے وعدے کی ادائیگی پر ہے۔ اگر آپ کا وعدہ وقت کے اندر ادا نہ ہوا۔ تو اس سے غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کو جو نقصان پہونچے گا اسکی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔

نائب وکیل المال تحریک جدید

ہمارے چندے کم ازکم وصیت کے معیار تک پہنچ جائیں

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے ایک گزشتہ خطبہ میں وصیت کے متعلق مندرجہ ذیل ارشاد فرما چکے ہیں۔

"میں جماعت کے تمام افراد کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ اور ان پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں اٹھائیں۔ اور چاہیئے کہ ہمارے چندے کم ازکم وصیت کے معیار تک پہونچ جائیں۔ تو یہ یقینی بات ہے کہ ہماری جماعت کا بجٹ تیس لاکھ تک پہونچ جائے گا۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہم اپنے مرکز کو بھی مضبوط بنا سکتے ہیں۔ سلسلہ کی جائدادوں کو بھی مضبوط بنا سکتے ہیں۔ اور آئندہ سلسلہ کی اشاعت کا بوجھ بھی اٹھانے کے قابل ہو سکتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ ۶ اکتوبر ۱۹۴۸ء)

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

مسئلہ ارتقاء

انسانی پیدائش کے متعلق قرآنی نظریہ کی وضاحت

(۶)

ان آیات کے علاوہ اور آیات بھی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدم پہلے انسان نہ تھے۔ بلکہ ان کے زمانہ میں اور لوگ بھی موجود تھے۔ چنانچہ سورۂ بقرہ کی ان آیات میں جو آیت زیر تفسیر کے بعد میں فرمایا گیا ہے وقلنا یا اٰدم اسکن انت وزوجك الجنة اے آدم تو اور تیرے ساتھی یا یہ کہ تو اور تیری بیوی جنت میں رہو۔ اگر زوج کے معنے ساتھی کے لئے جائیں۔ جو لغت کے لحاظ سے درست ہیں۔ تو بھی اس کے یہ معنے بنتے ہیں کہ اس وقت آدم کے اور ہم جنس بھی موجود تھے۔ اور اگر اس کے معنے بیوی کے بھی لئے جائیں۔ تو بھی اس کے یہ معنے ہیں کہ اس وقت عورت اور مرد پیدا ہو چکے تھے۔ کیونکہ اس جگہ کوئی لفظ بھی ایسا نہیں جس سے معلوم ہو کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آدم کے لئے کوئی بیوی پیدا کی تھی۔ بلکہ ایک امر واقعہ کے طور پر اس کا ذکر ہے کہ تو اور تیری بیوی جنت میں رہو۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت پہلے سے موجود تھی۔ اور عورت کو اس وقت پیدا نہیں کیا گیا تھا۔ اگر اس وقت عورت کا وجود نہ تھا۔ اور زینئے سرے سے عورت بنائی گئی تھی۔ تو چاہیئے تھا کہ اس کا بھی ذکر کیا جاتا۔ مگر قرآن کریم تو عورت کے وجود کو ایک تسلیم شدہ حقیقت کے طور پر لیتا ہے۔ اور آدم علیہ السلام کو اسی طرح اپنی بیوی سمیت جنت میں رہنے کا حکم دیتا ہے۔ جس طرح کہ موجودہ زمانہ میں کسی مرد اور اس کی بیوی کے متعلق کوئی حکم دیا جا سکتا ہے۔ سورۂ اعراف رکوع ۲ میں بھی یہ حکم اس رنگ میں بیان ہوا ہے۔ اور وہاں بھی بیوی کے پیدا کرنے کا کوئی ذکر نہیں۔ سورۂ طٰہٰ میں بھی بیوی کا ذکر ہے۔ اور ان الفاظ میں ہوا ہے فقلنا یا ادم ان ھذا عدو لك ولزوجك (ع ۷) اے آدم شیطان تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے۔ یہاں بھی بیوی کا اس طرح ذکر ہے۔ گویا اس کا وجود عام قاعدہ کے مطابق تھا نہ کہ کسی معجزانہ رنگ میں اور اس کے خاص طور پر پیدا کرنے کا کوئی ذکر نہیں

اسی طرح آیت زیر تفسیر کے بعد لکھا ہے وقلنا اھبطوا بعضکم لبعض عدو ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین اور ہم نے کہا کہ یہاں سے سب چلے جاؤ۔ تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہوں گے۔ اور تم سب کے لئے اس دنیا میں ایک وقت تک رہنا اور فائدہ اٹھانا ہوگا۔ اس آیت میں جن لوگوں کو وہاں سے نکلنے کا حکم دیا گیا ہے وہ ایک جماعت ہے۔ پس معلوم ہوا کہ آدم اور اس کی بیوی کے سوا اور اشخاص بھی اس وقت ان کے ساتھ رہتے تھے۔ اگر کہا جائے۔ کہ جمع کا صیغہ اس لئے استعمال کیا گیا ہے۔ کہ شیطان بھی وہاں تھا۔ تو بھی وہ استنباط باطل نہیں ہوتا۔ جو اس آیت سے میں نے کیا ہے۔ کیونکہ اگر شیطان کو اس حکم میں شامل کیا جائے تو ماننا پڑے گا۔ کہ شیطان بھی آدم کی جنس میں سے تھا۔ کیونکہ اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ آدم کے ساتھ نکلنے والے سب کے سب اکٹھے اس زمین پر رہیں گے۔ اور ایک دوسرے سے معاملات رکھیں گے۔ پس اگر شیطان اس حکم میں شامل ہے تو وہ بھی جنس آدم سے قرار پاتا ہے۔ اور اس طرح بھی آدم پہلا انسان قرار نہیں پا سکتا اور اگر شیطان کو اس حکم سے باہر رکھا جائے۔ تو پھر آدم اور اسکی بیوی کے سوا اور انسانی وجود کو ماننا پڑے گا۔ کیونکہ اس آیت میں دو سے زیادہ اشخاص کو نکلنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور انسانوں کی ایک جماعت کے پائے جانے کا ثبوت ملتا ہے۔ (میرا یہی خیال ہے کہ اس حکم میں شیطان بھی شامل ہے۔ اور کہ شیطان جس نے توم کو دھوکہ دیا۔ اس وقت کے ان بشروں میں سے ایک بشر تھا۔ جو آدم پر ایمان نہ لائے تھے۔ اور ان کی شریعت کے جوئے کو اٹھانے کے لئے تیار نہ تھے)

اس کے بعد پھر اگلی آیت میں فرمایا ہے قلنا اھبطوا منھا جمیعاً فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ اس آیت سے بھی ظاہر ہے کہ اس وقت بہت سے اور افراد بھی آدم علیہ السلام کے ساتھ موجود تھے۔ کیونکہ اس آیت میں پھر جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ بلکہ اس آیت سے تو یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام کے سوا ایک جماعت تھی کیونکہ فرماتا ہے اے جماعت اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو یاد رکھو کہ جو میری ہدایت پر چلیں گے۔ ان کو کوئی خوف یا حزن پیش نہ آئے گا۔ ظاہر ہے کہ اس حکم کے مخاطب حضرت آدم علیہ السلام نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ تو خود وقت کے نبی تھے۔ پس اسکے مخاطب ان کے ساتھی تھے۔ جو قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق ایک جماعت کی حیثیت رکھتے تھے۔ یہی الفاظ سورۂ اعراف میں بھی بیان ہوئے ہیں۔

شاید اس جگہ کوئی کہے کہ سورۂ طٰہٰ میں قال اھبطا منھا کے الفاظ آئے ہیں۔ یعنی تم دونوں یہاں سے چلے جاؤ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف آدم اور اس کی بیوی کو وہاں سے نکلنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اور ان کے ساتھ اس وقت کوئی اور آدمی نہ تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک سورۂ طٰہٰ میں اھبطا کے الفاظ آئے ہیں۔ مگر ان کے آگے جمیعاً کا لفظ بھی رکھا ہوا ہے۔ اس لفظ کو ساتھ ملا کر ترجمہ کیا جائے۔ تو ترجمہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس جنت سے تم دونوں سب کے سب چلے جاؤ۔ ساری آیت یوں ہے قال اھبطا منھا جمیعاً بعضکم لبعض عدو فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا یضل ولا یشقی (طٰہٰ ع ۷) یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم دونوں سب کے سب چلے جاؤ۔ پس جب تم سب کی طرف میری طرف سے ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے۔ وہ نہ گمراہ ہوں گے۔ اور نہ دکھ میں پڑیں گے۔ ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ تم دونوں سے مراد آدم اور ان کی بیوی نہیں۔ بلکہ آدم اور شیطان کی جماعتیں مراد ہیں۔ کیونکہ اگر آدم اور ان کی بیوی دونوں مراد ہوتے۔ تو اس کے بعد "تم سب" کے الفاظ استعمال نہ ہوتے۔ "تم سب" کے الفاظ بتاتے ہیں کہ دونوں سے مراد دو فرد نہیں بلکہ دو جماعتیں ہیں۔ پس یہ آیت میرے استدلال کے خلاف نہیں۔ بلکہ اس کی تائید کرتی ہے۔ پھر ہدایت کے ذکر میں بھی جمع کا لفظ استعمال کر کے اس امر کی اور وضاحت کر دی گئی ہے۔ سورۂ حجر میں بھی آتا ہے کہ جب شیطان نے آدم کے خلافت پر مبعوث ہونے پر فرمانبرداری سے انکار کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق زجر کی تو اس نے کہا رب بما اغویتنی لازینن لھم فی الارض ولاغوینھم اجمعین الا عبادك منھم المخلصین (الحجر ع ۳) یعنی اے میرے رب چونکہ تو نے مجھے آدم کی وجہ سے ہلاک کیا ہے۔ میں ان سب کو زمین میں [illegible] باتیں خوبصورت کر کے دکھاؤں گا۔ اور ان سب کو ہلاک کروں گا سوائے ان کے جو ان میں سے تیرے مخلص بندے ہوں گے۔ اس آیت سے بھی ظاہر ہے۔ کہ شیطان اس وقت اپنے خلاف ایک جماعت کو پاتا تھا۔ بیشک کہا جا سکتا ہے کہ اس سے شیطان کی مراد آدم کی اولاد سے ہے۔ لیکن آدم کی اولاد تو دوسرے نمبر پر آئے گی۔ پہلا ارادہ اس کا تو آدم اور اس کے ساتھیوں کے متعلق ہی ہو سکتا ہے پس جب وہ ایک جماعت کا ذکر کرتا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ایک جماعت موجود تھی۔ تفسیر کبیر

تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں احمدی دوستوں کو زمین خریدنے کی اجازت نہیں

جماعت احمدیہ اور سلسلہ کی ضرورتوں کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ کوئی احمدی دوست تحصیل چنیوٹ بشمول سب تحصیل لالیاں ضلع جھنگ میں صدر انجمن احمدیہ کی اجازت کے بغیر زمین نہ خریدیں۔ اس لئے احباب کو اس امر میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ فردی منافع جماعتی منافع پر ہمیشہ قربان کئے جاتے ہیں اور امید ہے کہ مخلصین جماعت پوری طرح اس فیصلہ کی تعمیل کریں گے اگر کوئی دوست کوئی زمین اس علاقے میں بغیر اجازت خریدیں گے۔ تو ان سے امید کی جائے گی کہ اصل لاگت پر وہ زمین سلسلہ کے پاس فروخت کر دیں۔ اس کے علاوہ جماعتی تاوان بھی ان کے ذمہ پڑے گا۔

جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے۔ جو لوگ صدر انجمن احمدیہ سے اجازت لے کر جس کے معنی امور عامہ کی اجازت کے ہیں زمین خریدیں گے ان پر الزام نہ ہوگا۔

(نائب سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

خاندانوں کی ترقی کا اصل ذریعہ

(از مکرم نواب زادہ میاں عباس احمد خاں صاحب)

انسان کی فطرت میں یہ خواہش موجود ہے کہ وہ اس کی اولاد اور اس کی نسل پھلے پھولے اور دین و دنیا کی زیادہ سے زیادہ ترقیات انہیں حاصل ہوں۔ اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے مختلف وسائل انسان اختیار کرتا ہے۔ اور اس کی ساری جد و جہد کا مرکز یہی خواہش ہوتی ہے۔ بعض لوگ صرف دنیاوی ترقی ہی اپنا مطمح نظر بنا لیتے ہیں لیکن وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی ذات پر حقیقی ایمان رکھتے ہیں اپنے دین اور دنیا دونوں کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں مختلف وسائل جو انسان اختیار کرتا ہے ان میں سے اکثر بے کار ثابت ہوتے ہیں۔ اصل ذریعہ ترقی کا جس میں کوئی شبہ نہیں اور جس کا صحیح ہونا متواتر تجربہ اور مشاہدات سے ثابت ہو چکا ہے وہ یہ ہے کہ جس چیز کی ترقی ہم چاہتے ہیں اس کے ایک حصہ کو خدا کی راہ میں قربان کر دیں۔ کامیابی کی یہ بہترین راہ ہے جس کی تائید میں ہزاروں ہزار شہادتیں موجود ہیں واقعات موجود ہیں یہاں تک کہ ہم میں سے وہ جو تھوڑی بہت خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے کے عادی ہیں۔ ان کی اپنی آپ بیتیاں شاہد ہیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کی ہوئی ضائع نہیں جاتی بلکہ اس دنیا میں بھی جس چیز کی قربانی کی جائے وہ اس قربانی کے نتیجہ میں بڑھتی ہے اس وقت تک ہماری جماعت نے صرف مال کی ہی قربانی تواتر کے ساتھ پیش کی ہے اور اس بارہ میں ہم میں سے اکثر شہادت دے سکتے ہیں کہ ان کی یہ قربانی نہ صرف ان کے لئے روحانی مسرّت کا باعث ہوئی اور ہوتی ہے بلکہ اس کے نتیجہ میں ہمارے اموال میں بھی خدا تعالیٰ نے برکت دی۔ ہماری جماعت میں سے بہت سے علیٰ وجہ البصیرت اس بات کی شہادت دے سکتے ہیں کہ انہوں نے بعض دفعہ نہایت ناموافق حالات میں اپنی ضروریات کو نظر انداز کرتے ہوئے اور اپنے آرام کو قربان کرتے ہوئے سلسلہ کے لئے اپنے اموال پیش کئے۔ ان اموال کے پیش کرنیوالوں نے اس وقت یہ سمجھا تھا کہ اس قربانی کے نتیجہ میں اب ان کی وہ ضرورت پوری نہیں ہو سکے گی جسے وہ قربان کئے جانے والے مال سے پورا کرنا چاہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے کبھی سے غائبانہ طور پر خدا تعالیٰ نے ایسا انتظام فرمایا کہ جلد ہی ان کی وہ ضرورت پوری ہو گئی جسے وہ سمجھتے تھے کہ انہیں چھوڑنی پڑ رہی ہے۔

اپنے اس تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ باقی چیزوں کی قربانی کے نتیجہ میں بھی وہ بڑھیں گی کم نہ ہوں گی۔ درحقیقت یہ خدا تعالیٰ کا اٹل قانون ہے جس کی تائید میں ہمارے اپنے نفس شاہد ہیں۔ انبیاء اور صلحاء سلف کے واقعات شاہد ہیں۔ ان شہادتوں کے ہوتے ہوئے کیا کوئی یہ یقین کر سکتا ہے کہ کسی شے کی ترقی کا یہ بہترین ذریعہ نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مقاصد میں کامیاب ہونے کا بہترین ذریعہ ہے کہ جس مقصد میں بھی ہم کامیاب ہونا چاہتے ہیں اس کے لئے خدا کی راہ میں ویسی ہی قربانی پیش کر دیں۔ اولاد کی ترقی چاہتے ہیں تو اولاد کے ایک حصہ کو خدا کی راہ میں قربان کر دیں۔ اموال کی ترقی چاہتے ہیں تو اموال کے ایک حصہ کو خدا کی راہ میں قربان کر دیں۔ اپنی عزت کی ترقی چاہتے ہیں تو اپنی عزت کو خدا کی راہ میں قربان کر دیں۔ اسی طرح ہر چیز جس کے پھلنے پھولنے کے ہم متمنی ہیں اس کے ایک حصہ کو خدا کی راہ میں قربان کرنے سے وہ پھلنے پھولنے لگے گی۔

ہم میں سے وہ لوگ جو اپنی اور اپنی نسل کی رفعت و بلندی اور ان کے پھلنے پھولنے کے خواہاں ہیں ان کے لئے بھی بہترین ذریعہ یہی ہے کہ وہ اپنی اور اپنی اولاد کے ایک حصہ کی قربانی خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کریں۔ گزشتہ عید الاضحیہ کے موقعہ پر جو خطبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا اس میں بھی اس بات کو دہرایا تھا کہ کسی خاندان کی ترقی اور کسی قوم کی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے ایک حصہ کو خدا کی راہ میں قربان کر دے۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے ایک حصہ کو کلیۃً خدا تعالیٰ کی راہ میں کام کرنے کے لئے وقف کریں۔ یہ وہ لوگ ہوں جو دنیا کمانے کے افکار سے بالکل بے نیاز ہوں۔ ان کی زندگی کا سارا وقت دین کی اشاعت اس کے استحکام اور مضبوطی کے لئے صرف ہو۔ اپنے اوقات کے ایک حصہ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف کرنے کی ذمہ داری تو ہر ایک مسلمان پر عاید ہوتی ہے۔ اور وہ سچا مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک اپنے اوقات کا ایک حصہ خدا تعالیٰ کے لئے صرف نہ کرے۔ لیکن کوئی بھی دین صرف اس part time service سے پھل پھول نہیں سکتا بلکہ ضروری ہوتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہوں جن کے دن و رات دین کی اشاعت اور اس کے استحکام کے لئے صرف ہوں۔

قوم و افراد کی ترقی کا مندرجہ بالا گر ہماری جماعت کے سامنے اتنی بار دہرایا گیا ہے اور اتنے لمبے عرصہ سے دہرایا جا رہا ہے کہ اب تک ہم میں سے بچہ بچہ کو یہ گر یاد ہو گیا ہو گا اور بہتوں کو اس کی صداقت کا یقین بھی ہو گیا ہو گا لیکن باوجود اس کے ہم میں سے بہت ہیں جو اس گر پر عمل پیرا ہونے سے ڈرتے ہیں۔ یہ کیوں ہے اس کی وجہ ہمیں معلوم کرنی چاہئیے۔ اوّل وجہ تو یہ ہے کہ انسان کا نفس بڑا وہمی اور کمزور واقع ہوا ہے۔ معرفت اور ایمان کا بہت ہی بلند مقام اس وہم اور کمزوری پر غالب آ سکتا ہے جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ ہم میں سے اکثر چندہ دینے والے یہ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا ہوا چندہ ضائع نہیں جائے گا اور اس نتیجہ میں نہ اس دنیا میں انہیں انشاء اللہ کوئی تنگی ہو گی بلکہ آخرت میں ان کے مدارج کی ترقی کا موجب ہو گا۔ لیکن باوجود اس کے ہر بار جب چندہ کا مطالبہ ہوتا ہے اور چندہ دینے کا وقت آتا ہے نفس میں کچھ ڈر ضرور پیدا ہوتا ہے کہ اگر چندہ دے دیا گیا تو گھر کی ضروریات کس طرح چلیں گی۔ حالانکہ اس سے قبل وہ خود اس بات کا مشاہدہ کر چکا ہوتا ہے کہ ایسے موقعہ پر اس نے چندہ دیا تھا لیکن خدا نے ایسے سامان کئے کہ وہ اس بار کے اٹھانے کے قابل ہو گیا۔ جب تک معرفت تام حاصل نہ ہو جائے یہ ڈر باقی رہے گا۔ اور اسی طرح دوسرے امور میں قربانی کرتے ہوئے انسان ضرور ہچکچائے گا۔ اس وقت تک جب تک کہ اسے معرفت تام حاصل نہ ہو جائے

اس معرفت تام کا نہ ہونا نوجوانوں کے لئے اور خاندانوں کے لئے اپنی زندگیاں خدا کی راہ میں پیش کرنے میں سدِّ راہ ہے۔ اس معرفت تام کے حصول کے وقت تک ہمیں کچھ ایسے ذرائع بھی اختیار کرنے ہوں گے جو باوجود اس معرفت کے نہ ہوتے ہوئے اس بات کا محرک ہوں کہ ایک خاندان کے کچھ افراد اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف کریں اور اپنے سارے اوقات کو محض اشاعت دینی اور اس کے استحکام کے واسطے صرف کریں۔ ان ذرائع میں سے ایک ذریعہ یہ ہے کہ ہر گھر اس بات کا ذمہ لے کہ جس فرد کو یا جن افراد کو وہ دین کے لئے پیش کرتے ہیں اس کے لئے وہ وہی آرام اور سہولتیں مہیا کریں گے جو وہ اپنے لئے کرتے ہیں۔ جو خود کھائیں گے وہ اسے کھلائیں گے۔ جو خود پہنیں گے وہ اسے پہنائیں گے۔ اور جو نعمتیں اپنے لئے [illegible]

رکھیں گے وہ اس کے لئے روا رکھیں گے۔ اس کی امداد و بنا احسان تصور نہیں کریں گے بلکہ حق تسلیم کریں گے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کے ذریعہ اسے دلایا جا رہا ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے حق للسائل والمحروم۔ واقفین بھی محروم لوگوں میں سے ہیں جو اپنی مرضی سے دین کی خاطر دنیا کے اکتساب کو اپنے لئے حرام کر بیٹھتے ہیں۔ اور دنیا کمانے کی بجائے وہ سارا وقت اور اپنے سارے قویٰ دین کے استحکام کے لئے صرف کرتے ہیں۔ ایسے واقفین کا ایک حق تو اس لحاظ سے ہے کہ وہ محروم ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کا حق تسلیم کیا ہے۔ دوسرے اس لحاظ سے بھی ان کا حق ہے کہ ان واقفین کی خدمت کے نتیجہ میں نیک نامی سارے خاندان کو حاصل ہو گی۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے برکتیں بھی سارے خاندان کو ہی ملیں گی۔ اس لئے ایسے لوگ مفت خورے نہیں کہلا سکتے بلکہ ایک دوسری جہت سے وہ بھی اپنے گھر کے ان افراد کی خدمت کر رہے ہوں گے جو واقف نہیں۔ اس لئے گھر کے غیر واقفین افراد کا واقفین کو حصہ دینا مفت نہیں ہو گا بلکہ ان خدمات کا صلہ ہو گا جو ایک اوجھل طریق سے ہو رہی ہوں گی۔

یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس صورت میں تو واقفین کی کوئی قربانی نہ ہوئی۔ یہ نقطہ نگاہ ایک حد تک غلط معیار پر مبنی ہے۔ ایک واقف کی قربانی اس بات میں ہے کہ وہ اپنے دن رات دین کی اشاعت اور اس کے استحکام میں صرف کرتا ہے نہ اس بات میں کہ وہ بھوکا مرتا ہے۔ بچوں کو فاقے کاٹتے دیکھتا ہے اور بیوی کو امراض میں مبتلا ہائے ہائے کرتے سنتا ہے اور اس طرح نہ وہ دین کی خدمت کے لئے اس کا دماغ فارغ ہوتا ہے اور نہ دنیا کمانے کی اجازت اسے ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ نہ ادھر کا ہوتا ہے نہ ادھر کا۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

اس کے علاوہ صرف دنیا کمانا ہی انسان کا مطمح نظر نہیں ہوتا ہے بلکہ ہزاروں ہزار اس کی اور خواہشات ہوتی ہیں۔ اپنے پروگرام ہوتے ہیں جو وہ صرف آزادانہ صورت میں پورا ہو سکتا ہے لیکن وقف کی صورت میں اس کی زندگی بندھ جاتی ہے اور اس کی حیثیت اس گھوڑے کی سی ہو جاتی ہے جس پر لگام باندھی ہو اور وہ سوار کی مرضی پر ہو جدھر اسے چاہے لیجائے۔ زندگی کا لطف جو آزادی میں ہوتا ہے وقف کی صورت میں ختم ہو جاتا ہے۔ وقف ایک سخت قسم کی غلامی ہے۔ ایک غلام کے لئے پھر بھی راستے ہیں کہ جب چاہے مکاتبت کے ذریعہ غلامی سے چھٹکارا حاصل کر لے۔ لیکن ایک واقف تا عمر [illegible] کی زنجیروں میں جکڑا رہتا ہے [illegible] غلام

نہ صرف بندے کا غلام ہوتا ہے۔ ایک واقف بندے اور خدا دونوں کا غلام ہوتا ہے اگر صرف خدا کا غلام ہوتا تو پھر پہلی غلامی کی صورت سے یہ بہتر ہوتا لیکن وقف کی صورت میں خدا اور بندے دونوں کی غلامی کرنی پڑتی ہے۔

مندرجہ بالا سطور کے لکھنے سے میرا یہ مطلب نہیں کہ جماعت میں ایسے نوجوان پیدا ہوں جو یہ توقع رکھیں کہ وہ دین کی خدمت اس صورت میں کریں گے جبکہ ان کے ماں باپ اور بھائی اس بات کے لئے تیار ہوں کہ وہ ان کے متکفل ہوں گے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ سب نوجوانوں سے یہ امید رکھنی کہ انہیں اتنی معرفت اور ایمان حاصل ہو گیا ہے کہ وہ بغیر کسی سہارے کے اپنی زندگیاں وقف کر دیں ایک دور از حقیقت خیال ہے۔ اس لئے دین کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اور خاندانی ذمہ واریوں کو ادا کرنے کے لئے اور خاندانی طور پر خدائی انعامات کا مستحق ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ایسی آسانیاں پیدا کریں کہ نوجوان بغیر کسی بڑے ابتلاء میں مبتلا ہوئے اپنی زندگیاں دین کے کاموں میں صرف کرنے لگیں۔ اس کے علاوہ ایک اور بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اگر کوئی نوجوان اس گھر کی امداد کے بغیر اپنی زندگی دین کے لئے صرف کرتا ہے تب پھر اس گھر کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان انعامات کی خدا تعالیٰ سے توقع رکھیں جو اس شخص کی قربانی کے نتیجہ میں نازل ہونے ضروری ہیں۔

دوسری بات جو اس ضمن میں ایک خاندان کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اپنے میں سے جن کو وہ خود دین کے لئے پیش کریں یہ وہ لوگ ہونے چاہئیں جو ان میں بہترین ہوں۔ نہ وہ جن کے متعلق وہ یہ سمجھیں کہ دنیا کے کام کے تو وہ لوگ نہیں ہیں اس لئے دین کے لئے وقف کر دئیے جائیں۔ قرآن شریف میں مومن کی تعریف یہ آتی ہے الذین یتقون وھم محسنون مومن وہ ہیں جو تقویٰ اپنے پورے حسن کے ساتھ اختیار کرتے ہیں۔ نیکی کو اس کے موقعہ پر بہت عمدگی اور خوبصورتی کے ساتھ کرنا تقویٰ ہے۔ اس تعریف کے ہوتے ہوئے یہ کہاں کا تقویٰ ہے کہ ہم اپنے لئے تو اچھی چیز رکھ لیں اور خدا کو جو دیں وہ ردی چیز ہو۔ جو ہماری نظروں میں حقیر ہے۔ ہمیں دین کی خدمت کے لئے وہ مبلغ دینے چاہئیں جو سب سے زیادہ ذہین ہوں۔ ذو فہم اور ذو وقار ہوں۔ میں تو اپنی ناچیز رائے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ وقف کرنے سے پہلے ماں باپ کو اپنے بچوں کو ٹھونک بجا کر دیکھ لینا چاہئیے۔ کہ کس کام کے وہ اہل ہیں۔ کس قسم کی استعدادیں ان میں ہیں۔ اور پھر ان استعدادوں کو پوری

نشو و نما دے کر لیاقت اور قابلیت کے انتہائی معیار پر پہنچا کر وقف کرنا چاہیے اور ان لوگوں کو وقف کرنا چاہیے جو ان میں بہترین ہوں اور باقی جو ہیں وہ دنیا کا کام کریں اس نیت کے ساتھ کہ جو کمائیں گے اس میں سے اپنے واقف بھائی کو حصہ دیں گے۔ اور اس حسرت کے ساتھ کام کریں کہ اگر ہم بھی قابل ہوتے تو سلسلہ کے لئے اپنے تئیں پیش کرتے۔

دنیا میں کام کے لئے صرف ایمان اور تقویٰ کو ہی نہیں دیکھا جاتا بلکہ اہلیت کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اس حقیقت کے مدنظر اگر دین کے کاموں کے لئے زیادہ تر وہ لوگ وقف کرتے چلے جائیں جو دین و دنیا سے متعلق مختلف ذمہ واریوں کے اٹھانے کی پوری قابلیت نہ رکھتے ہوں۔ تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کاموں کی باگ ڈور ایسے ہاتھوں میں چلی جائے گی جو بوجہ عدم قابلیت ان ذمہ داریوں کو قابلیت کے ساتھ سرانجام نہیں دے سکیں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمارے کام ادھورے رہیں گے اور ہم میں انحطاط شروع ہو جائے گا۔ یا دوسری صورت یہ پیدا ہوگی کہ اب ابتدائی دور میں تو ایسے لوگوں کا وجود زیادہ بد نما محسوس نہیں ہوگا لیکن جب جماعت اوج ترقی پر پہنچے گی اور دین و دنیا کی وسیع ذمہ واریاں اس پر پڑیں گی تب پھر یہ بدنمائی زیادہ محسوس ہونے لگے گی اور سلسلہ مجبور ہو جائیگا کہ قابل لوگوں کو سلسلہ کے امور کی انجام دہی کے لئے مقرر کرے۔ لیکن اس وقت ایک اور مشکل کھڑی ہو جائے گی اور وہ یہ کہ پرانے واقفین جنہوں نے کمزوری کے زمانہ میں جماعت کا ساتھ دیا اور ایمان اور اخلاص کا ایک بہت ہی اعلیٰ نمونہ پیش کیا ایسے ذی شان لوگوں کے متعلق سلسلہ کا اس وقت یہ فیصلہ کرنا کہ انہیں پیچھے دھکیل کر دوسروں کو مقدم کیا جائے یقیناً ایک آسان فیصلہ نہ ہوگا کیونکہ ایک وفادار دوست کو ترقی کے زمانہ میں چھوڑ دینا ایک عادل اور وفادار سلسلہ کے لئے نہایت ہی مشکل ہے۔ اس انتباہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ واقفین زندگی کو بھی متنبہ کر دیا جائے کہ جماعتی ترقی کے آئندہ آنے والے دور کے لئے یا تو ابھی سے اپنے تئیں تیار کر لیں اور اپنی استعدادوں اور قابلیتوں کو ایسی نشو و نما دیں جو جماعتی ذمہ داریوں کو بکمال اٹھا سکیں۔ ورنہ اس قلبی اذیت کے لئے تیار ہو جائیں کہ ایسے وقت میں گو ان کے ایمان اور اخلاص کی تو قدر کی جائے گی لیکن دنیاوی لحاظ سے وہ جماعتی امور کی انجام دہی کے لئے ترقی نہیں کر سکیں گے

بلکہ وہ لوگ ترقی کریں گے جنہوں نے گو اُن سے کم قربانیاں کی ہیں۔ لیکن جماعتی کاموں کے اٹھانے کی استعداد ان میں زیادہ ہے۔

مندرجہ بالا تسلسل کے ضمن میں ایک اور بات بیان کر دینی نہایت ضروری معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ خصوصاً تبلیغ کے لئے ہمیں ایسے لوگ پیش کرنے چاہئیں۔ جو دین و دنیا دونوں لحاظ سے زیادہ مرتبت رکھتے ہوں۔ مسلمانوں میں اس زمانہ میں تبلیغ زیادہ تر اُن ہاتھوں میں آ گئی ہے۔ جو خود بھٹکے ہوئے ہیں۔ اور دنیاوی لحاظ سے بالکل نا اہل اور نا قابل لوگ ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ عوام کی نگاہ میں وہ بیکار نا اہل اور نا قابل لوگ سمجھے جاتے ہیں۔ سوائے ان چند لوگوں کے جنہیں روحانیت اور تعلق باللہ کا ایسا بلند مقام حاصل ہو گیا ہے کہ فقیری میں بھی وہ بادشاہت کا سا دبدبہ رکھتے ہیں۔ مبلغین کی اس کمزوری پر جس میں اُن کا اپنا قصور نہیں ہے تبلیغ اتنی موثر نہیں رہی ہے جتنی ہونی چاہیئے۔

مندرجہ بالا امور کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ ہر گھر جس میں احمدیت کا چراغ روشن ہے اپنے میں سے ایک فرد کو دین کی خدمت کے واسطے پیش کرے اور وہ فرد وہ ہو۔ جو اُن میں سے سب سے زیادہ ذہین لائق اور قابل ہو۔ خاندانوں کی ترقی اور سلسلہ کی ترقی کے واسطے ہر دو تحریر کردہ باتیں نہایت ضروری ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے انعقاد کے ایام قریب آ رہے ہیں۔ اس وقت صرف دو ماہ کا عرصہ باقی ہے۔ جب کہ مختلف اطراف سے روحانی چشمہ سے سیراب ہونے والی روحیں جوق در جوق جمع ہوں گی انشاءاللہ۔ یہ دوسرا سالانہ جلسہ ہوگا۔ جو ہم اپنے محبوب مرکز قادیان دارالامان سے باہر مسافرت کے عالم میں گذاریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ وہ دن قریب سے قریب تر لائے۔ جب کہ ہم خدائے واحد کے نام کو اسی شوکت سے بلکہ اس سے بڑھ کر مرکز سلسلہ قادیان میں بلند کرنے والے ہوں۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات خورد و نوش کے لئے اور دیگر متعلقات کے لئے روپیہ کا موجود ہونا از بس ضروری ہے۔ تاکہ ضروریات کو خریدا جا سکے۔ اور روپیہ کی کمی مشکلات کا باعث نہ بنے اس لحاظ سے احباب جماعت پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ پس ہر ایک احمدی اپنے ہاں محاسبہ کرے۔ کہ کیا اس نے اپنی ذمگی چندہ جلسہ سالانہ کو ادا کر دیا ہے۔ اگر نہیں کیا ہے تو اب جلد کرے اور اگر ادا کر چکا ہے تو دوسرے احباب کو تحریک کر کے دوہرے ثواب کا وارث بنے۔ (نظارت بیت المال)

بذریعہ لاری ربوہ جانیوالے احباب کی خدمت میں گذارش

ہمارا اڈہ لاہور سرائے رتن چند کی بجائے سرائے سلطان منتقل ہونے کی وجہ سے رتن باغ اور جودھا بلڈنگ کی جانب سے تشریف لانے والے احمدی احباب کو جس مزید تکلیف کا سامنا ہوتا ہے اس کا ہمیں پورا احساس ہے۔ لیکن اس معاملہ میں ہم معذور رہتے ہیں۔ کیونکہ سرائے رتن چند کو مجبوراً ہمارے کارسرکار خالی کرنا پڑا ہے۔

احباب یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے۔ کہ ہمارے دونوں گروپ ربوہ میں باقاعدہ اڈہ قائم کرنے کے متعلق غور کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ عنقریب بند و بست ہو جائے گا۔ احباب کی خواہش کے مطابق اب بھی ربوہ کو سٹیشن تصور کرتے ہوئے اسی مقام تک کے سفر کا کرایہ چارج کر کے بسوں کو روکا جاتا ہے اگر کسی وقت کوئی تکلیف اس بارہ میں پیش آئے یا اور کوئی شکایت ہو۔ تو احباب مجھے اطلاع دے کر مناسب مدارک کرنے میں میری امداد فرمائیں۔ دوستوں کی ہر معقول تجویز شکریہ کے ساتھ قبول کی جائے گی جو قواعد ٹرانسپورٹ اور پبلک مفاد کے منافی نہ ہو۔ محمد اقبال پراچہ احمدی جنرل منیجر دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا گروپ

عید فنڈ اور کھال قربانی!

عید الاضحیہ کو گذرے دو ہفتوں سے زائد ہو گیا ہے۔ لیکن جماعت ہائے بیرونی سے عید فنڈ اور کھال قربانی کی بہت کم رقوم مرکز میں آ رہی ہیں۔ عہدہ داران مال کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ ان ہر دو مدات کی رقوم جلد تر ارسال مرکز کریں۔

عید فنڈ ہر ایک کمانے والے سے ایک روپیہ فی کس کے حساب سے وصول کیا جائے غیر مستطیع احباب سے جو کچھ وہ دیں وہ قبول کر لیا جائے (نظارت بیت المال)

غیر جانبدارانہ استصواب رائے کا فیصلہ پاکستان کے حق میں ہوگا

سر فرینک میسروی کا بیان

لندن ۲۷ اکتوبر۔ آج پاکستان کے سابق کمانڈر انچیف سر فرینک میسروی نے ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کے ایک مشترکہ اجلاس میں ایک مقالہ پڑھا جس میں انہوں نے بیان کیا کہ سوائے صوبہ جموں کے جنوب مشرقی علاقہ کے کشمیر اقتصادی جغرافیائی اسباب کی بناء پر پاکستان میں شامل ہونا چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "اگر اقوام متحدہ کا کمیشن صحیح معنوں میں ایک غیر جانبدارانہ استصواب رائے کا اہتمام کر سکتا تو میری اپنی رائے یہ ہے کہ اکثریت کی رائے پاکستان میں شمولیت کے حق میں ہوتی۔

"میں یہ بات اس لئے کہتا ہوں کہ اگر اسے عوام کے سامنے رکھنے کی اجازت ہوتی تو اسلام کے نام پر اپیل ہر چیز سے زیادہ پر اثر ثابت ہوتی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں کوئی شبہ ہی نہیں کہ مہاراجہ کی حکومت جس کا ہندو سے تعلق ہے۔ زمانہ ماضی میں مسلمان کسانوں اور مزدوروں میں بہت غیر مقبول رہی ہے"

سر فرینک نے کہا۔ پاکستان کے حق میں میرا نظریہ مبنی بر دلیل ہے محض تعصب پر اس کی بنیاد نہیں ہے۔ جنرل مذکور نے اس بات پر زور دیا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کا حل عام فہمی اور ان بنیادی عناصر پر ہونا چاہیئے۔ جو اس وقت کشمیری باشندوں کے مفاد پر اثر ڈالتے ہیں اور آئندہ بھی ڈالیں گے۔

"پاکستان کشمیر میں محض دفاعی اسباب کی بناء پر دلچسپی رکھتا ہے۔ کشمیر پیشقدمی کے لئے اڈہ کا کام نہیں دے سکتا لیکن وہ کسی ایسے ملک کو کشمیر پر قابض ہونے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ جو دشمن ہو یا دشمن بن سکتا ہو

"بدقسمتی سے اس وقت پاکستان ہندکو اپنا دشمن ملک سمجھتا ہے۔ اور وہ اسے اس وقت تک اپنا دشمن سمجھتا رہے گا۔ جب تک کہ ہند کشمیر میں رہنے کا دعویٰ کرتا رہے گا"

سر فرینک نے کہا کہ اقوام متحدہ کو اپنی انتہائی کوشش صرف کر کے مسئلہ کشمیر کا ایک مناسب اور دیرپا حل منظور کرانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ "صرف اس طریقہ سے دونوں مستعمرات کے درمیان تصادم کا خطرہ دور ہو سکتا ہے۔ جن کے پورے مستقبل کا دارومدار باہمی خیرسگالی اور دوستانہ تعاون پر ہے"

سر فرینک کے سامعین میں فیلڈ مارشل ارل ویول بھی شامل تھے جنہوں نے اس جلسہ کی صدارت کی تھی (رائٹر)

والٹن کا فضائی مستقر

لاہور ۲۷ اکتوبر۔ والٹن کا فضائی مستقر جو گذشتہ ۱۴ ماہ سے پناہ گزینوں کا ایک بہت بڑا مرکز بنا ہوا تھا اب پھر کلیۃً شہری فضائی مستقر کی حیثیت سے استعمال ہونے لگے گا۔ اس وقت والٹن کے فضائی مستقر میں جہازوں کے اترنے کے دو بڑے راستے ہیں۔ لیکن اب ان کی تعداد بڑھائی جا رہی ہے اور ان کی توسیع بھی کی جا رہی ہے تاکہ بھاری قسم کے طیارے بھی اتر سکیں۔ (داستان)

ضروری اطلاع

نارتھ ویسٹرن ریلوے

جو مقامی فرمیں نارتھ ویسٹرن ریلوے سٹور کے ساتھ کاروبار کر رہی ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ متعلقہ اصحاب کے وقت کی بچت کے پیش نظر سٹور کے کنٹرولر سے اور سٹور ڈیپارٹمنٹ کے دوسرے افسروں سے ملاقات پہلے وقت مقرر کر کے کی جایا کرے۔ اور عام طور پر ملاقات بروز جمعہ اتوار اور گزیٹڈ تعطیلات کے ساڑھے گیارہ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک ہونی چاہیئے

کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے

۴۸/۱۰

ضروری اعلان

288

پرلیسین مینو فیکچرنگ کمپنی قادیان میں بعض دوستوں کا روپیہ میرے نام پر اور بعض کا عزیزم مرزا منصور احمد کے نام پر آیا ہوا ہے۔ فسادات کے سلسلے میں دیگر جائدادوں کے ساتھ کارخانہ پر بھی انڈین یونین نے قبضہ کر لیا۔ گذشتہ نومبر میں ایک قومی کام کے سلسلہ میں مجھے انگلستان بھجوایا گیا اور حالات کی مجبوریوں کے ماتحت یہ کام لمبا ہوتا گیا۔ اگرچہ اس وقت میرے قبضہ میں کوئی جائداد یا نقد روپیہ نہیں۔ مگر میں نے انگلستان سے واپس آتے ہی کوشش شروع کی کہ جیسا کہ اور لوگوں کے ساتھ جو مشرقی پنجاب میں کارخانے چھوڑنے پر مجبور ہوئے ہیں ان کو کام چلانے کے لئے مغربی پنجاب میں کارخانے الاٹ کئے گئے ہیں مجھے بھی کام کیلئے کوئی کارخانہ ملے۔ میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اس ماہ کے اخیر تک کسی نہ کسی کارخانہ کی منظوری میرے لئے ہو جائے گی۔ اور افسران متعلقہ نے اس سلسلہ میں امداد کا وعدہ فرمایا ہے۔

میں اس اعلان کے ذریعے سے تمام ایسے دوستوں کو جن کا کوئی روپیہ میرے ذمہ واجب الادا ہے مطلع کرتا ہوں کہ میں انشاء اللہ العزیز پوری کوشش کے ساتھ ایسے تمام دوستوں کا روپیہ ادا کردوں گا لیکن ہمارا تمام ریکارڈ بھی لوٹ کر جلا دیا گیا ہے۔ اس لئے میری درخواست ہے۔ کہ ایسے دوست بذریعہ رجسٹری پرلیسین مینو فیکچرنگ کمپنی ۶ ہال روڈ لاہور پوسٹ بکس ۱۸۲ کے پتہ پر تحریر فرمائیں۔ رتن باغ اور ذاتی پتہ نہ لکھا جائے۔ اکثر خط اس طرح ضائع ہوتے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض رجسٹریاں بھی ضائع ہوئی ہیں۔ اس موقعہ پر میں ایسے دوستوں سے جنہوں نے خاکسار کا کوئی روپیہ دینا ہو۔ درخواست کروں گا کہ وہ اگر اپنی رقوم ادا فرمائیں۔ تو اس سے میرا بہت سا بار ہلکا ہو جائے گا۔ اور ان کے کئی بھائیوں کو سہولت ہو جائیگی مجھے افسوس ہے کہ اس سے قبل میں حالات کی مجبوریوں کی وجہ سے کچھ نہیں کر سکا۔ اور میرے کئی دوستوں کو تکلیف ہوئی۔ میں انشاء اللہ العزیز پوری کوشش کروں گا۔ کہ جتنی جلد ہو سکے۔ اس بار سے سبکدوش ہو جاؤں۔ اگر کسی دوست نے اس سے قبل مجھے لکھا ہے تو وہ دوست بھی اوپر کے دیئے ہوئے پتہ پر دوبارہ لکھ دیں۔ کیونکہ گذشتہ دنوں میں رتن باغ کی بہت سی ڈاک ضائع ہوتی رہی ہے۔

خاکسار۔ مرزا شریف احمد

مملکت پاکستان کو ایک وارشین دیا جائے

شیخ صادق حسن کی پریس کانفرنس

لاہور ۲۸ اکتوبر آج مقامی صحافیوں کی ایک کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے مغربی پنجاب کے ایم۔ ایل۔ اے شیخ صادق حسن نے فرمایا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ حکومت نے دُشمنوں کے ارادوں سے کامل آگاہی رکھنے کے باوجود ابھی تک وُہ مؤثر اقدامات اُٹھانے میں مستعدی سے کام نہیں لیا۔ جن پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم دُشمن کی ہر شرارت کا موزوں جواب دینے کے قابل ہو سکیں گے۔

شیخ صاحب نے فرمایا مشرقی پنجاب میں جو طوفان اُٹھا۔ ہماری ماؤں بہنوں کی جو عصمت لُٹی اور ہماری سربلندیوں نے جو بُرے دن دیکھے اُن کا تقاضا ہے کہ ہم سنبھلیں۔ اور اس طرح تغافل کے نشے میں مست رہ کر ایک دوسری موت کو دعوت نہ دیں۔

آپ نے کہا پاکستان کو زندہ جاوید مملکت بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم باشندگان مغربی پنجاب کو ایک ملٹری قوم بنا دیں۔ اور سارا صوبہ ایک دار مشین نظر آئے۔ رائفل کلبیں کھولیں اور اُس کے ساتھ ساتھ رائفلوں اور دیگر اسلحہ کے سستا مہیا کرنے کا بندوبست کریں۔

آپ نے کہا غریبوں کی خدمات ہر وقت حاضر ہیں لیکن حکومت کو چاہیئے کہ وُہ ہر بات میں امیروں کے ...

تمام باشندگان بہاولپور مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں

مغربی پنجاب کے مدیران اخبارات کا متفقہ بیان

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ پنجاب کے مدیران جرائد مسٹر فیض احمد فیض ایڈیٹر پاکستان ٹائمز۔ مولنا عبدالمجید سالک مدیر انقلاب۔ ایم۔ ابوسعید بزمی ایڈیٹر احسان لاہور۔ صالح محمد صدیق ایڈیٹر روزنامہ مغربی پاکستان۔ مسٹر ایوب احمد کرمانی مدیر امروز۔ محمد سرور مدیر "آفاق" نے حسب ذیل بیان بغرض اشاعت جاری کیا ہے:۔ ریاست بہاولپور میں جمہوری ادارت اور ابتدائی آزادیوں کے قیام کے لئے جدوجہد مُدّت سے جاری ہے لیکن اب تک اُس کے نتائج خاطر خواہ مترتب نہیں ہوئے اُس کی وجہ یہ ہے کہ مسلم لیگ کی تنظیم افتراق اور اختلاف کی وجہ سے کمزور رہی اور باشندگانِ ریاست کی آواز نے منظم صورت اختیار نہ کی۔ اب چونکہ آل پاکستان سٹیٹس مسلم لیگ نے ریاست میں مسلم لیگ کی تنظیم کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور ناپسندیدہ عناصر کا اخراج اور مخلص کارکنان لیگ کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے اسلئے بہاولپور کے تمام باشندوں کا فرض ہے کہ مسلم لیگ میں جوق درجوق شامل ہو جائیں اور اسکو اس قدر مضبوط بنا دیں کہ ارباب اختیار اُسکی آواز سے تغافل نہ کر سکیں اور ریاست میں جلد از جلد ذمہ دار حکومت قائم ہو جائے ہر شخص کو چاہیئے کہ آل پاکستان سٹیٹس مسلم لیگ کے احکام کی پوری پابندی کرے۔ اگر اہل بہاولپور نے ضبط و نظم کا ثبوت دیا اور مسلم لیگ کو پوری قوت ہم پہنچا دی تو ہمیں یقین ہے کہ وُہ بہت جلد حقوق خود اختیاری حاصل کر لینگے ان کی متحدہ آواز کو ٹھکرانے کی جراءت کسی کو نہیں ہو سکتی۔

ہم مدیرانِ جرائد اسی میں بہاولپور مسلم لیگ کی تنظیم اور اہل بہاولپور کے حقوق کی حمایت کیلئے ہر وقت آمادہ رہینگے۔ (نامہ نگار خصوصی)

٭ جذبات کا پاس چھوڑ دے۔ ملک کی دفاعی طاقت کے استحکام کیلئے اُن پر ٹیکس لگائے لیکن ملک میں صنعتوں کا جال بچھا کر عوام کو خوشحال کر دے اور پھر منہ مانگا ٹیکس وصول کرے۔

آپنے کانفرنس کے آخر میں حکومت سے فی الفور ایک صنعتی مشاورتی کمیٹی اور چھوٹی صنعتوں کی ترویج کی پانچ سالہ منصوبہ بند کمیٹی کی تشکیل و قیام کا مطالبہ کیا اور حکومت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ وُہ اشاعت کے کام کی طرف زیادہ مؤثر اقدامات کرے۔ سب سے آخر میں آپنے حکومت اور عوام کو توجہ دلائی کہ وُہ ایک لمحہ کے لئے بھی اُن ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کو فراموش نہ کریں جو ہماری بے بسی کیوجہ سے مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہیں (نامہ نگار خصوصی)

مغربی یونین کو امریکہ کیطرف سے فوجی قرضہ

فوجی ڈپو اسلحہ اور جہازوں کی مرمت کریں

پیرس ۲۸ اکتوبر۔ اسٹار کے نامہ نگار مقیم ... معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کے فوجی ڈپو کو گذشتہ جنگ کے بعض اسلحہ اور طیاروں کی مرمت کے احکام روانہ کئے گئے ہیں۔ تاکہ انہیں ادھار پٹہ کے طور پر مغربی یونین کے ملکوں کو پہنچا دیا جائے۔

کانگرس کی منظوری ہوتے ہی یہ تمام سامان یورپ کے لئے روانہ کر دیا جائیگا اور ان کی مرمت کا سارا کام آئندہ دو ماہ کے اندر ہی مکمل کیا جائیگا دوسری جنگ عظیم کے آخری ایام میں جو نئے اسلحہ تیار کئے گئے تھے وُہ بھی روانہ کئے جائینگے جن کی کھیپ کی اہم اشیاء میں ٹینک۔ توپ خانہ اور طیارے شامل ہونگے۔ (اسٹار)

اونگ ٹٹ کے کنبے کے لئے وظیفہ

رنگون ۲۸ اکتوبر۔ برما کے سابق وزیر خارجہ اونگ ٹٹ کے قتل کے متعلق تحقیقات کا کام فوج کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک تحقیقاتی عدالت نے اپنا کام شروع بھی کر دیا ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جنگ کے دفتر کی طرف سے مرحوم کے کنبے کو چھ ہزار روپے کی رقم بطور وظیفہ دی گئی ہے۔ (اسٹار)

لیاقت علی خاں کا دورۂ قاہرہ

روس کو عربوں اور پاکستان کے متحدہ محاذ کا خطرہ

لندن ۲۷ اکتوبر پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخاں کی عرب لیڈروں کے مجوزہ ملاقات کے متعلق یورپ کے اشتمالی حلقوں میں جو قیاس آرائی کی جارہی ہے۔ خیال ہے کہ اسکی پشت پر روسی توسیع کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ کی حیثیت سے مسلمانوں کے متعلق روس کے بڑھتے ہوئے خطرات کار فرما ہیں۔ ان حلقوں کا کہنا ہے کہ مسٹر لیاقت علیخاں اور عرب لیگ قطعی طور پر روس کے خلاف ایک عربی پاکستانی محاذ قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

یہ بات معلوم ہے کہ گذشتہ چند مہینوں میں اسلامی لیڈروں نے روس کی مخالفت میں جو اعلانات کئے ہیں۔ ان پر ماسکو میں بہت توجہ دی جارہی ہے۔

ساتھ ہی ساتھ روس کے زیر کنٹرول علاقوں میں مسلم اقلیتوں سے روس کی پر ہول خبر مگائی کو جسے روسی پروپیگنڈا بازوں نے اپنے نفع کے لئے خوب خوب استعمال کیا ہے بھی فلسطین میں صیہونی جارحانہ پیشقدمی کی روسی حمایت نے کوئی قیمت نہیں رکھی۔

اس وقت فلسطین کے اشتمالی عناصر جوجد وجہد کر رہے ہیں۔ اس میں اسلام سے اپیل کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی جارہی ہے۔ اور روسی پراپیگنڈہ بازوں کو اشتمالیت اور اسلام کے اصولوں میں یکسانیت سے فائدہ اٹھانے میں بڑی دشواری پیش آرہی ہے جس جوش و خروش کیساتھ اس سال حج ادا کیا گیا وہ بھی اشتمالیوں کے لئے ایک قابل ذکر بات ہے۔ اسوقت لیاقت علیخاں کے دورۂ قاہرہ کے متعلق لندن میں نسبتاً کم قیاس آرائی کی جارہی ہے پھر بھی یہ خیال ہے کہ فوری سیاسی مسائل کے قطع نظر ان مذاکرات پر لادینیت اور نظریاتی جارحانہ پیشقدمی کے اصولوں کے خلاف اسلامی وحدت کا اثر پڑے گا۔ (اسٹار)

ریاست بنارس کے فرمانروا کا مطالبہ

بنارس ۲۷ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ ریاست بنارس کے حکمران نے صوبہ میں زمینداری ختم ہونے کی صورت میں حکومت یو پی سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ اسے ان ۹۶ پرگنوں کا بدلہ دیا جائے جو اس وقت بنارس اور گورکھپور ڈویژن میں شامل ہیں۔ (اسٹار)

استصواب رائے عامہ کے ذریعے

۸۳ فیصدی انگریز عربوں کے حامی ہیں

لندن ۲۷ اکتوبر۔ انگلینڈ۔ اسکاٹ لینڈ اور ویلز کے ۱۳۴ اضلاع میں اقوام متحدہ کی فلسطین پر بحث سے قبل ووٹ لئے گئے۔

لوگوں سے جو ملاقاتیں کی گئیں اور ووٹنگ کا نتیجہ جو کل شائع کیا گیا ہے۔ یہ بتلاتا ہے کہ ۸۳ فی صدی برطانوی باشندوں کی رائے ہے کہ برطانیہ کو عربوں کے ساتھ دوستی رکھنے میں بہت فائدہ ہے جب ان سے سوال کیا گیا کہ کیا برطانوی حکومت کو اسرائیل کی حکومت کو تسلیم کر لینا چاہیئے تو ۴۱ فی صدی لوگوں نے کہا "نہیں" اور ۳۶ فی صدی لوگوں نے کہا "ہاں" اور ۲۳ فی صدی لوگوں نے کسی قسم کی رائے کا اظہار نہیں کیا۔

عرب مہاجرین کے مسئلے پر قریباً ستر فی صدی لوگ اس بات پر متفق تھے کہ عرب مہاجرین کو اپنے گھروں میں آباد ہونے کی اجازت دی جائے۔ جن لوگوں سے ملاقاتیں کی گئیں انکا کہنا ہے کہ یہودیوں کو عربوں کے تمام نقصانات کا معاوضہ دینا چاہیئے۔ (اسٹار)

ہند کے تجارتی مذاکرات

نئی دہلی ۲۷ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند اور یوگوسلاویا۔ شام مصر اور ترکی کی حکومتوں کے درمیان جلد ہی تجارتی مذاکرات شروع ہونے والے ہیں۔

یوگوسلاویا کے ساتھ گفت و شنید محض تحقیقی نوعیت کی ہوں گی۔ جبکہ ہند اور مصر شام اور ترکی کے درمیان مذاکرات موجودہ تجارتی تعلقات کو مضبوط تر کرنے کیلئے ہونگے۔ (اسٹار)

ایتھنز ۲۷ اکتوبر۔ کل یہاں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ پلیپونیز میں مارشل لاء کا نفاذ کر دیا گیا ہے (اسٹار)

مسٹر پٹیل کا عزم بنارس

بنارس ۲۷ اکتوبر۔ قانون کے ڈاکٹر کی ایک اعزازی ڈگری مسٹر پٹیل کو دینے کے لئے بنارس یونیورسٹی کا ایک خصوصی کنوکیشن ۲۶ نومبر کو منعقد ہوگا۔ مسٹر پٹیل کے یہاں ۲۵ نومبر کو پہنچنے کی توقع ہے۔ (اسٹار)